ناگزیر سچّائی سے سامنا ہونا ہے: قیامت کا دن

کیا ان لوگوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا کہ اللہ تعالی' نے آسمانوں کو اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کو بہترین قرینے سے مقرر وقت تک کے لیے (ہی) پیدا کیا ہے، ہاں اگثر لوگ یقینا" اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں۔ (سورہ الروم، 8)

اپنی روز مرّہ کی زندگی کن کاموں میں، کس طرح کے افعال میں، کن کارگزاریوں میں گزرر رہی ہے اس پر ایک نظر ڈالیں۔ ممکن ہے، آپ نے اپنا زیادہ تر وقت آخری تاریخوں کو (ڈیڈ لائنز کو) پوارکرنے میں ہی لگایا ہو۔ آپ بہت ساری چیزوں کی طرف متوجّہ ہوتے ہیں اور ان کی گہرایوں میں اتر جاتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی کچھ ایسی باتیں بھی ہیں جن کے متعلق آپ سوچنا نہیں چاہتے۔ ان میں سے ایک، اور شاید سب سے اہم، موت یا قضا ہے جو کہ ایک یقینی "انجام" ہے جو بہت سارے افراد میں گہرا خوف اور رنج کا باعث ہے۔ (ہارون یحی'، یوم جزا کے شگون)

جو قرآنی اخلاقی اصولوں سے غافل ہیں وہ لوگ الگ الگ طریقوں سے اس "انجام" سے محفوظ رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک نہایت ہی عام لیکن اتنا ہی غیر معقول طریقہ اس طرح کے خیال سے احتراز کرنا ہے، اور اگر ممکن ہوسکا، تو اسے بھولا دینا بھی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی' اس حقیقت کو درج ذیل الفاظ میں بیان کرتا ہے:

ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیئے جاؤگے، پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کردیا جائے بے شک وہ کامیاب ہوگیا، اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی (ایک) جنس ہے۔ (سورہ ال عمران، 185)

موت اس وقت بھی آپ کے نہایت ہی قریب ہوگی جب آپ نے یہ مقالہ پڑھ لیا ہوگا اور اپنے روزانہ معمولات کے کاموں میں مصروف ہوگئے ہوں گے۔ آپ کی عمر کیا ہے، یہ بات معنی نہیں رکھتی۔ گزرنے والا ہر دن آپ کو اس "دن" سے نزدیک لا رہا ہے جو آپ کے لیے مقرر ہے! اس انجام سے بچ نکلنے کے لیے یا اسے صرف چند ہی لمحے ملتوی کرنے کے لیے آپ جو کچھ بھی اقدام اٹھاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی قدم آپ کو اس دینا میں "غیر مستقل" ہونے سے نہیں بچائے گا۔

جیسے آپ سے پہلے والے لوگ گزرے ہیں ویسے ہی ایک دن آپ کی زندگی کا بھی اختتام ہوجائے گا۔ تاہم، جس طرح تمام لوگوں کا حشر ہونا ہے اسی طرح اس دنیا کی زندگی کا بھی خاتمہ ہونا ہے۔ اور جزا کے دن ایک نئی زندگی کے ساتھ ابد تک کے لیے موت کا از سر نو آغاز ہوگا۔ آخری دن نہ کہ صرف آپ کا ہوگا بلکہ اس زمین اور تمام کائنات کا بھی ہوگا۔

جب اس دنیا کی زندگی کا اختتام ہوگا یعنی یوم جزا، یہ بھی ایک شاندار، پرشکوہ "آخری دن" ہوگا جس کا پھیلاؤ تصوّر کی حدود سے پرے ہوگا اور اس دن محض خوف و دہشت غالب ہوگی۔

زمین پر کی ہر چیز تباہ و برباد ہوجائے گی اور پہاڑ روئی کے گولوں کی طرح اڑیں گے، پے در پے حادثات پیش آئینگے، سورج بے نور ہوجائے گا، ستارے گم اور نظروں سے اوجھل ہوجائینگے۔ اس کے بعد اللہ تعالی' جو روز ازل سے اس زمین پر ہو گزرے ہیں ان سب کو ہوش میں لائے گا، ایک ساتھ جمع کرے گا اور تمام بنی آدم اس دن کی گواہی دے گے۔ حیسا ایک آیت میں ہمارے رب نے کہا ہے، یہ دن کافروں کے لیے **ایک " انتہائی سخت مصیبت والا" دن ہوگا۔**
(سورہ المدثر، 9)

حیسی اکثریت کی سمجھ ہے، فاصلے میں روز قیامت بہت دور نہیں ہے اور وہ نہایت ہی نزدیک ہے۔ اس مخصوص دن اس میں موجود ہر شئے کے ساتھ دنیا کی ہر چیز غائب ہوجائے گی۔ اولوالعزمی، خواہشات، غصّہ، امّیدیں، جارحانہ اقدام، اور خوشی مسرّت سب ہی کا اختتام ہوگا۔ وہ دن مستقبل سے متعلق تمام منصوبوں کو فضول بنا دے گا۔ ہر اس شخص کے لیے جو اس حقیقت سے لاعلمی کا بہانہ کرے گا کہ اسے اپنے رب کی طرف واپس لوٹنا ہے، اس کے پاس کی مغالطہ آمیز دھن دولت کی کثرت، اس دنیا کی خوبصورتی اور ڈھیر بھر خوشیاں جنھیں وہ ابدی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں، لاحاصل ہوگی۔ اس مخصوص دن لوگ یقینی طور پر اللہ تعالی' کے وجود کی گواہی دیں گےاور اس **حساب والے دن** کا سامنا کریں گے جسے وہ بھولا دینا چاہتے تھے۔ اگر انھوں نے اس بات پر بھروسا نہیں کیا کہ ان کی مختصر زندگی جو انھوں نے بے پروائی میں گزاری ہے اور ایک دن اس کا اختتام ہو جائے گا تب یہ انھوں نے اس حقیقت کو پہچان لینا چاہیے کہ سخت اذیّت کی ایک لامتناہی شروعات ان کی منتظر ہے! یہ سخت اذیّت بھری ابدی زندگی کافروں کے لیے کوئی خوشی نہیں لائے گی بلکہ اتنی شدید ہوگی کہ پہلے ہی لمحہ سے وہ جو اس صورت حال سے گزر رہے ہیں چاہیے گے کہ اس طرح کی اذّیت کا سامنا کرنے کی بجائے وہ فضا میں تحلیل ہوجائے یا دفعتہ" غائب ہوجائے یا سرے سے ان کا کوئی وجود ہی نہ رہے! تاہم، یہ ممکن نہ ہوگا! اس دن ہر شخص کو اللہ تعالی' کے حضور لایا جائے گا اور انھوں نے اس دینا کی زندگی میں کیے ہوئے ہر کام کا، فعل کا حساب دینا ہوگا۔

اس دنیا اور پوری کائنات کی زندگی کا بھی یوم جزا آخری دن ہوگا لیکن ساتھ ہی یہ بعد از موت، ابدی زندگی کی شروعات ہوگی۔ اس ابدی زندگی کی شروعات میں تمام لوگوں کو زندہ کیا جائے گآ۔ وہ لوگ جن کا اللہ تعالی' پر اور اس آخری دن پر اعتقاد تھا انھیں جنت میں میزبانی ملے گی جب کہ کافروں کو دوزخ میں منتقل کیا جائے گآ۔

یہ ایک عظیم سچّائی ہے جس سے کل بنی آدم کو گزرنا ہے اور دنیا کا کوئی بھی دیگر تصوّر اس حقیقت پر بھاری نہیں ہوسکتا، غالب نہیں آسکتا!

روز قیامت سے لاپرواہی برت کر جس سے کوئی بھی ذی روح بچ کر نکل نہیں سکتا، اس کے وجود کو وہ کسی طرح بھی ختم نہیں کرسکتا۔ اس کے برعکس انھیں ان کی لامتناہی زندگیاں شدید اذیّت میں گزارنی پڑےگی۔

ایک عقل مند اور مخلص شخص کو ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کے ضمیر کی آواز کو اس طرف متوجّہ کرے جیسا ہمارے پروردگار نے فرمایا ہے،**"درحقیقت انسان خود کے خلاف ہی ایک واضح ثبوت ہوگا۔" (سورہ القیامۃ،14)**، اس کی غلطیوں کی تصحیح کے لیے جدّوجہد کرے اور قرآن مجید کے اصول حسن اخلاق کے مطابق زندگی گزارے!

اور چاند بے نور ہوجائے۔ اور سورج اور چاند جمع کر دیے جائیں۔ اس دن انسان کہے گا کہ آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ نہیں، نہیں، کوئی پناہ گاہ نہیں۔ آج تو تیرے پروردگار کی طرف ہی قرار گاہ ہے۔ (سورہ القیامۃ، 12 – 8)